604 ـ سنت نبویہ کی حجیت پر شرعی دلائل

سوال

کیا ہمارے لیے سنت نبویہ کی اتباع واجب ہے یا کہ صرف قرآن مجید کی، اور کیا مسلمان شخص کے لیے کسی معین مسلك اور مذہب کی اتباع کرنی لازم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

پہلا سوال تو ایك حقیقی مسلمان کے لیے عجیب محسوس ہوتا ہے، اور دہشت زدہ کر دیتا ہے، کہ کس طرح ایك مسلم اور بدہی امر جو کہ دین کی اساسیات میں شامل ہے وہ سوال میں تحویل ہوا ہے ؟

لیکن جب یہ سوال ہو چکا ہے تو ہم اللہ کی مدد سے اس شرعی علمی اصل یعنی حجیت حدیث اور اس کی اتباع کے وجوب اور حدیث کی اہمیت اور حدیث کا انکار کرنے والے کا کے حکم جس میں شکوك و شبہات رکھنے والوں کا رد اور گمراہ فرقے جو اپنے آپ کو اہل قرآن کا نام دیتے ہیں ان کے پیروکاروں کا رد حالانکہ قرآن ان سے بری ہے، ان شاء اللہ یہ جواب اس موضوع میں ہر حق کے متلاشی کے لیے نافع ثابت ہو گا:

حجیت حدیث کے دلائل:

اول:

حجیت حدیث پر قرآن مجید سے دلائل:

یہ کئی طرح سے ہے:

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتاہے اس نے اللہ کی اطاعت کی .

اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے کو اپنی اطاعت میں شمار کیا ہے.

پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی اطاعت کو اپنے رسول کی اطاعت کے ساتھ ملا کر ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اے ایمان والو اللہ تعالی کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو .

دوم:

اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے سے ڈرایا اور نافرمانی کرنے والے کو ہمیشہ جہنم میں رہنے کی وعید سنائی ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

جو لوگ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے، یا انہیں دردناك عذاب نہ پہنچ جائے النور (63).

سوم:

تیرے رب کی قسم یہ اس وقت تك مومن ہی نہیں ہو سکتے جب تك کہ وہ آپس کے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم تسلیم نہ کر لیں، پھر آپ جو ان میں فیصلہ کر دیں اس کے متعلق اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں النساء (65).

چہارم:

اے ایمان والوں! تم اللہ اور اس کے رسول کے کہنے کو بجالاو، جب کہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں الانفال (24).

پنجم:

پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ جس میں ان کا تنازع پیدا ہو جائے، اور اختلاف کے وقت وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹائیں.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اگر تم کسی چیز میں تنازع کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ .

دوم:

حجیت حدیث پر سنت نبویہ سے دلائل:

یہ بھی کئی طرح ثابت ہے:

پہلی وجہ:

ترمذی میں ابو رافع وغیرہ کی مرفوع (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تك مرفوع) حدیث ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں تم میں سے کسی ایك کو ایسا نہ پاؤں کہ وہ اپنے پلنگ وغیرہ پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور اس کے پاس میرے حکم میں سے کوئی حکم آئے جو میں نے دیا ہے، یا کوئی نہی آئے جس سے میں نے روکا ہے تو وہ کہے: میں نہ جانتا، ہم جو کتاب اللہ میں پاتے ہیں اس کی اتباع کرینگے "

ابو عیسی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے دیکھیں: سنن ترمذی طبع شاکر حدیث نمبر (2663).

اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم میں سے کسی کو یہ کافی ہے کہ وہ اپنے پلنگ پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا یہ خیال کرے کہ اللہ نے وہی کچھ حرام کیا ہے جو اس قرآن میں ہے، خبردار اللہ کی قسم میں نے وعظ و نصیحت کی ہے، اور حکم دیا ہے، اور کچھ اشیاء سے روکا بھی ہے یقینا یہ قرآن کی طرح ہی ہیں یا اس سے زیادہ .... الحدیث

اسے ابو داود نے کتاب الخراج اور کتاب الامارۃ فئ میں ذکر کیا ہے.

دوسری وجہ:

سنن ابو داود میں ہی عرباس بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

" ايك روز رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہميں نماز پڑھائى اور ہمارى طرف متوجہ ہوئے اور بہت ہى بليغ وعظ كيا ...

اس حديث ميں ہے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم ميرى اور ميرے خلفاء مہديين اور راشدين كى سنت كو لازم پكڑو، اور اس پر سختى سے قائم رہو.... "

صحيح ابو داود كتاب السنۃ.

سوم:

حجيت حديث پر اجماع كى دلالت:

امام شافعى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

ميرے علم ميں تو يہى ہے كہ صحابہ كرام اور تابعين عظام ميں سے جس نے بھى كوئى خبر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے سنائى تو اس كى وہ خبر اور حديث قبول كى گئى اور اسے سنت ثابت كيا، اور تابعين كے بعد والے لوگوں نے بھى ايسے ہى كيا، اور جن سے ہم ملے وہ سب احاديث كو ثابت كرتے اور اسے سنت قرار ديتے، اور اس كى اتباع كرنے والے كى تعريف كرتے اور مخالفت كرنے والے پر عيب لگاتے.

لہذا جو كوئى بھى اس مذہب كو چھوڑے ہمارے نزديك وہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے صحابہ اور ان كے بعد آج تك كے اہل علم كى راہ كو چھوڑنے والا اور جاہل لوگوں ميں سے ہو گا "

چہارم:

حجيت حديث پر صحيح نظر سے دلالت:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا اللہ كے نبى ہونا اس بات كا تقاضا كرتا ہے كہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم كى ہر بات كى تقديق كى جائے، اور آپ نے جو حكم ديا ہے ہر حالت ميں اس كى اطاعت كى جائے، اور يہ بات طے شدہ اور مسلّم ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايسے امور كا حكم ديا اور خبريں دى ہيں جو قرآن كريم سے زائد ہيں.

اس لیے اس کا التزام کرنے اور اسے تسلیم کرنے کے وجوب میں قرآن اور حدیث میں فرق کرنا ایسی تفریق ہے جس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ یہ تفریق ہی باطل ہے، اس لیے لازم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر واجب تصدیق ہے، اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم واجب اطاعت ہے.

حجیت حدیث کا انکار کرنے والے کو انکار حدیث کی بنا پر کافر قرار دینے کا حکم ایسا ہے جو دین کی ان اشیاء میں شامل ہوتی ہیں جن کا علم ہونا ضروری ہے.

رہا دوسرا سوال وہ یہ کہ: آیا مسلمان شخص کے لیے کسی معین مذہب کی اتباع کرنی لازم ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ: ایسا لازم تو نہیں، ہر عام مسلمان شخص کا مذہب اس کے مفتی کا مذہب ہے جس سے وہ فتوی لے رہا ہے، مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ کسی ثقہ اہل علم و فتوی سے سوال کرے، اور اگر شخص طالب علم ہو اور وہ دلائل اور اقوال کے درمیان تمیز کر سکتا ہو تو اسے اہل علم کے اقوال میں سے راجح قول کو جو کتاب و سنت کے دلائل سے راجح ہو پر عمل کرنا چاہیے.

اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ مسلمان کے لیے مذاہب اربعہ میں سے کسی ایك فقہی مذہب کی اتباع کرنی جائز ہے، لیکن اس کے لیے ایك شرط ہے وہ یہ کہ جب وہ کسی معین مسئلہ میں یہ معلوم کر لے کہ حق اس کے مذہب کے خلاف ہے تو اس کے لیے اپنے اس مذہب کو چھوڑ کر حق کی پیروی کرنا فرض ہے، چاہے وہ کسی اور مذہب و مسلك میں ہو، کیونکہ مقصود تو اتباع حق ہے جو کتاب و سنت سے پہچانا جاتا ہے.

اور یہ فقہی مذاہب تو صرف احکام شریعت کی معرفت کے طرق ہیں جو کتاب و سنت کی دلالت سے بتاتے ہیں، نہ کہ یہ مسلك اور مذاہب کتاب و سنت ہیں اس سے باہر نہیں جایا جا سکتا.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق کو حق دکھائے، اور ہمیں حق کی اتباع و پیروی کرنے کی توفیق دے، اور ہمیں باطل کو باطل دکھائے اور ہمیں باطل سے اجتناب کرنے کی توفیق بخشے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.